سوال

(91)خطبہ کے دوران تحیتہ المسجد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بعض نمازی بھائیوں کے ساتھ ،جمہوریہ سوڈان کی مسجد ریفی مروی میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو توکیا اس وقت مسجد میں آنے والادو رکعتیں پڑھے یا نہ پڑھے ،چنانچہ سماحۃ الشیخ سے اس مسئلہ میں فتوی مطلوب ہے یادرہے اس قدیمی مسجد کے نمازی بھائیوں کا تعلق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب سے ہے یعنی وہ مالکی ہیں !؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والاہر شخص تحیتہ المسجد کی دو رکعتیں ضرور پڑھے خواہ امام خطبہ دے رہا ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

((اذادخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین))

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے۔''

اسے امام بخاری و مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے صحیحین میں ذکر کیا ہے نیز امام مسلم

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

((اذاجآء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیصل رکعتین ولیتجوزفیھما))

''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اس وقت آئے ،جب امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھ لے اوران میں اختصار سے کام لے۔''

یہ حدیث اس مسئلہ میں نص صریح ہے لہذا کسی کے لئے اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں ۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ کے وقت ان دو رکعتوں سے اس لئے منع کیا ہے کہ شاید آپ کو یہ سنت نہ پہنچی ہو اور جب رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت صحیح سند سے ثابت ہے تو کسی کے قول کی وجہ سے خواہ وہ کوئی بھی ہو اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

''مومنو!اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں، ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

نیز فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۴۲/۱۰)

''اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا)''

اور یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم، اللہ عزوجل کے حکم ہی کی بنیاد پر ہوتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء ۴/۸۰)

''جو شخص رسول (ﷺ) کی فرماں برداری کرے گا تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔''

فتاویٰ ابن باز